

حکومت اسلامیہ

# زار العلوم دیوبند

تحقیق

محمد رفیع الدین

کوئٹہ نورانی اوکاڑوی

## اتنی آوازوں میں تیری کون سی آواز ہے؟

۶۲ دیوبند، انڈیا کے ایک قصبہ کا نام ہے جو بھارت کے صوبے اتر پردیش (یو پی) میں مشہور ہے۔ تاریخی تہذیبوں میں صحنہ تحریروں کے مطابق غیاث الدین خلجی کے دور حکومت میں شاہ پاروں چشتی نام کے ایک صوفی بزرگ نے اتر پردیش کے جس علاقے میں اس کی استقامت کی وجہ سے "شاہ پاروں پور" کہا گیا ہے۔ مقامی لوگوں نے اپنے حلقہ میں سپاہیانہ پور بنادیا، اب یہ بھارت کے اس صوبے اتر پردیش کا ایک ضلع ہے۔ اسی ضلع میں دیوبند کا قصبہ ہے۔ مورخین نے اس کے کئی نام لکھے ہیں۔ دیوبلی یا اس دیوبلی کنڈ، موسی بن اور دیوبند۔ ایک روایت یہ بھی کسی کے قول کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس قصبہ کے قلعہ میں دیوبند کو بند کیا تھا اس لیے اس کا نام دیوبند ہے۔ دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے مطابق یہاں درختوں کے ایک بھٹ کے درمیان گھرا ہوا کسی دیوبلی کا ایک مندر ہے جس کے پیش نظر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دیوبند کو دیوبلی بن (دیوبلی کا بالکل) کی بجائے دیوبلی اصل تصور کرتا ہے۔

غیر دروغیات قاری میں ہے کہ دیوبند کا قصبہ سب سے پہلے قاروں کے لیے استعمال ہوا۔ یہ اس کا لقب تھا۔ اور امیران کے بادشاہ حمید کے لیے بھی یہ لقب بنادیا گیا۔ قاروں کے بارے میں دیا جاتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شدید مخالف تھا اور ان کی بددعا سے زمین میں وحشا رہ گیا۔

۶۳ اس علاقے دیوبند میں بھٹہ مسجد قدیم یادگار ہے۔ دیوبند میں حضرت حاجی سید محمد عابد حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خوالے سے اس مسجد کا ذکر متعدد کتابوں میں ہے۔ حاجی صاحب نے جمعرات ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ کو اسی مسجد میں ایک دینی مدرسہ بنایا۔ اسی مدرسے کو کچھ برس کے بعد دارالعلوم دیوبند کا نام دیا گیا لیکن حاجی محمد عابد صاحب نے اس دارالعلوم سے تعلق نہ رکھا۔ وہ علاقے دیوبند سے نظریاتی اختلاف کی وجہ سے اس دارالعلوم سے وابستہ نہ رہے۔ دارالعلوم دیوبند کی پہلی عمارت کی بنیاد ۱۲۹۳ھ میں ۲۲ ذی الحجہ کو رکھی گئی۔ اگر حاجی عابد حسین خوالے "مدرسہ عربی اسلامی" کو دارالعلوم دیوبند شمار کیا جائے تو اس کے بانی حاجی صاحب ہی ہیں البتہ ۱۲۹۳ھ میں جس

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی تھی اس کے بانیوں میں جناب محمد قاسم نانوتوی بھی شامل ہیں۔

مورخین تذکرہ نگاروں اور محققین نے اس بارے میں حقائق اپنی تحریروں میں محفوظ کر دیے ہیں، جناب محمد قاسم نانوتوی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی صرف ۱۲۹۲ھ میں رکھی جانے والی بنیاد کے حوالے سے کہا جا سکتا ہے کیوں کہ ۱۲۸۳ھ میں حاجی سید محمد عابد صاحب سے جب مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اس وقت نانوتوی صاحب میرٹھ میں تھے وہ ۱۲۹۰ھ تک میرٹھ اور دہلی میں رہے اور حاجی سید محمد عابد صاحب کے اس مدرسے کے قیام کے قریب آ کر تھریس بعد وہ دیوبند آئے۔ نانوتوی صاحب کے پوتے قاری محمد طیب جب دارالعلوم دیوبند کے مہتمم ہوئے تو انہوں نے اس دارالعلوم کا بانی اپنے دادا محمد قاسم نانوتوی کو قرار دیا جب کہ دارالعلوم کے قیام کی تاریخ دو شمار کی جو حاجی سید محمد عابد صاحب کے قائم کردہ مدرسہ عربی اسلامی کی تھی۔ علامے دیوبند قاری محمد طیب کی بیروی کرتے ہوئے بھی لکھتے کہتے ہیں کہ دارالعلوم ۱۲۸۳ھ میں قائم ہوا اور بانی کی جگہ محمد قاسم نانوتوی کا نام لکھا جاتا ہے جو علامہ قادہ کے خلاف یعنی جھوٹ ہے۔

علامے دیوبند خود کو مسلکی طور پر "سولی الہی" کہتے لکھتے ہیں جب کہ ایسا نہیں ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ایک صدر مدظلہ جناب نور شاہ کشمیری کے بیٹے انظر شاہ کشمیری خود اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ مسلک دیوبند جو دسویں صدی کی پیداوار ہے محمد قاسم نانوتوی اور شہداء احمد کنکوی سے پہلے کی کسی شخصیت سے اس مسلک کا کوئی تعلق نہیں۔ انظر شاہ کشمیری کی یہ تحریر دیوبندی مذہب کے ایک جریدے ماہنامہ ابلاغ۔ کراچی ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ میں طبع ہوئی۔ (اسی نظریاتی اور مسلکی اختلاف کی وجہ سے حاجی سید محمد عابد صاحب نے دارالعلوم دیوبند اور نانوتوی سے قطع تعلق کیا)

جناب سید محبوب رضوی کی مرتب کی ہوئی کتاب "تاریخ دارالعلوم دیوبند" جلد اول کے ص ۲۳ پر بھی ہے کہ "جناب محمد قاسم نانوتوی ہی دارالعلوم دیوبند کے بنیادی فکر کے بزرگ اور ستارے تھے۔" (مطبوعہ ادارہ انجمن دارالعلوم دیوبند، یو پی طبع اول ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء)

دارالعلوم دیوبند کے قائم ہونے کی تاریخ ۱۲۸۳ھ شمار کر کے ماہ محرم ۱۳۲۲ھ میں پاکستان کے شہر پشاور میں ڈیڑھ سو سالہ جشن منایا گیا۔ حالانکہ اس تاریخ کے حوالے سے بھی صرف ۱۳۹ برس گزرے ہیں اور عیسوی تقویم کے لحاظ سے ۱۸۶۷ء سے ۲۰۰۱ء تک صرف

134 برس کا عرصہ شمار ہوتا ہے۔ اور ۱۹۲۲ء سے ۱۹۴۲ء تک کی مدت صرف ۲۰ برس ہوتی ہے۔

یوں اس جشن کو اڑھ سو سالہ جشن قرار دینا بھی خلاف واقعہ ہے۔

۱۰ ملتان دہلی میں ان ملتان اور چرخ کے تھیں سے دن منانہ تو کسی طرح جا کر ہی نہیں۔ چنانچہ محسنین اسلام کے ایام منانے کا کھوس مفید میلا را لئی اور گیا ہوں شریف اور عرس دینار منانے کے حوالے سے دہلی دلی، اپنی علماء کو لانے والوں کی قریبوں میں شدید مخالفت اور سخت الفاظ موجود ہیں بلکہ جشن میلا و شریف منانے والوں کا نکاح تک قائم نہ رہے کی باتیں ان کی قریبوں میں درج ہیں۔ اور نئی پاک ۱۱ کی آمد کا جشن منانہ انہوں نے بڑی بدعت، فضول خرچی اور جانے کیا کیا قرار دیا ہے۔ نئی نگوں کو ۱۹۸۰ء میں دارالعلوم دہلی کا سو سال اور اس کے بیس برس بعد اڑھ سو سالہ جشن مناتے ہوئے خود اپنے نوتے اور پانڈہ سب یاد نہیں رہا۔

۱۲ دارالعلوم دہلی کا سو سالہ جشن مناتے ہوئے ہندو مشرک عورت اندرا گاندھی سے افتتاح کرنا بھی دہلی مذہب کی یادگار ہے۔ اس سے پہلے یہ لوگ ہندو دہلی میں ایک ہندو لیڈر کو جامع مسجد دہلی کے مسیر بنانے کی تکمیل حرکت بھی کر چکے ہیں۔

۱۳ پاکستان میں دہلی مسلک کے وابستگان نے "جیش محمد" کے عنوان سے جہادی تنظیم قائم کر رکھی ہے اور "مغرب مومن" کے نام سے ایک ہفت روزہ بھی شائع کرتے ہیں۔ یہاں یہ لوگ جہاد کشمیر کا دم بھرتے ہیں لیکن دارالعلوم دہلی کا اڑھ سو سالہ جشن میں کسی کو کشمیر کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرنے دی گئی بلکہ تحریک پاکستان کے شدید مخالف جناب حسین احمد مدنی کے فرزند جناب مسعود مدنی کو اس اڑھ سو سالہ کانفرنس اور جشن کا مہمان خصوصی بنا کر مدعو کیا گیا، انہوں نے جہاد کشمیر کو بدعت قرار دیا اور اس میں شہید ہونے والوں کو شہید قرار دینے کی شدید مخالفت کی بلکہ انہیں باقی کہا۔ (دہلی ہندی مسلم جمہور کے لیے افضل الرحمن بھی جہاد کشمیر کو جہاد نہیں مانتے بلکہ وہ پاکستان کے قیام سے بھی تک نا خوش ہیں ان کی یہ باتیں پاکستان کے تمام اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں۔

یہ بھی ملاحظہ ہونا۔

جدید سے شائع ہونے والے اخبار "اردو نوائے" کی ۲ جون ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں یہ خبر شامل ہے۔



"دارالعلوم دیوبند کی جانب سے کارگل جانے والے جوانوں کا خیر مقدم

نئی دہلی (تماحذہ سروس نیوز) بیعت کوہِ معلوم دیوبند کے سینکڑوں غلام اور سرکردہ لوگوں نے کارگل میں حماد جنگ پر جانے والے جوانوں کا شاندار خیر مقدم کیا، اطلاعات کے مطابق شہر میں ایک جلوس نکال کر پاکستانی کاہنہائی کی خدمت کی گئی، صبح ہی سے لوگوں نے اکٹھے ہو کر جوانوں کو غصہ سے مشروبات پلانے اور انہیں کھانے کے پکٹ دیے، فوجیوں نے بھی خیر مقدم کا جواب مسکراہٹوں کے ساتھ دیا۔

دارالعلوم دیوبند کا وزیر سوسائٹس مشن مٹاتے ہوئے یہ بھی کہا گیا تھا کہ "قریب پاکستان کی ابتدا، بھی دارالعلوم دیوبند سے ہوئی۔" حوالہ دے کر قریب پاکستان کے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ چھانے والے دیوبندی عالم جناب شبیر احمد عثمانی خود اپنی ایک کتاب "ملازمۃ الصدور" میں حقائق بیان کر چکے ہیں کہ دیوبندی علماء کی اکثریت قیام و تحریک پاکستان کی مخالف تھی اور دیوبندی مفتی محمود آفریقہ فریہ کہتے رہے کہ "شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں ہوئے۔"

مفتی محمود صاحب کے فرزند جناب فضل الرحمن کے بارے میں روزنامہ قومی اہلکار کراچی پیر ۱۷ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں یہ جملہ درج ہے کہ انہوں نے لاہور کے ایک ماہر قلم کار روز کو انٹرویو میں کہا "پاکستان ایک قراردادِ عظیم ہے جو اسلام کے نام پر لکھا گیا تھا۔" اسی ادارے میں مفتی محمود صاحب کے یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ "وہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ وہ پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے۔" تحریک پاکستان اور ٹیٹلسٹ علماء "ہامی کتاب میں متعدد علماء دیوبند کے حوالے سے تفصیلی دستاویزی حقائق درج ہیں۔

تفصیلات ختم نبوت کی تحریک کا سہرا بھی دیوبندی علماء اپنے سر باندھنا چاہتے ہیں اور اسی حوالے سے انہوں نے "جلسہ ختم نبوت" نام کی عظیم بھی قائم کر رکھی ہے جب کہ ان کے مزمومہ ہائی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب "تحدیر الناس" میں "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی تسلیم نہیں کیے اور لکھا کہ رسول کریم ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آ جائے تو نبی پاک ﷺ کی حاضیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (معاذ اللہ) نانوتوی صاحب نے نبوت کا دروازہ کھولا تو

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا اور آج تک قادیانی بھی قائم انہیں کے الفاظ کا وہی معنی کرتے ہیں جو قادیانی نے لکھا ہے۔ دیوبندی علماء قادیانیوں کے خلاف فتوے تو دیتے تھے ہیں لیکن اپنے قادیانی سے دفاع کرتے ہیں اس کے خلاف کوئی فتویٰ نہیں دیتے۔

جہاں تحریک ریشمی رو مال کے حوالے سے علماء دیوبند یہ چار دیتے ہیں کہ یہ تحریک ان کا بڑا کارنامہ تھی۔ اپریل ۱۹۸۸ء میں شائع ہونے والے کراچی کے ایک جریدے "شوہانم" میں دیوبندی عالم محمد شاہ امروٹی نے یہ انکشاف کیا کہ ریشمی رو مال تحریک کا راز کس نے فاش کیا یعنی "انگریزوں کو اس فقیر تحریک کی خبری کس نے کی؟" اپنے اعتراف میں محمد شاہ امروٹی نے واضح کیا کہ انگریزوں کو ریشمی رو مال کے اس سطر کی اطلاعات کو یہ لوگ دیے تھے جس میں یہ اطلاعات انگریزوں کو پہنچانے کا "کارنامہ" جناب "شرعی قادیانی" نے انجام دیا۔ چنانچہ محمد شاہ امروٹی نے کہا کہ قادیانی صاحب کہتے تھے کہ "انگریزوں کے خلاف کچھ نہ کیا جائے بلکہ ان کی سرپرستی میں رو کر فوائد حاصل کیے جائیں۔"

"محمد امروٹی نے کہا کہ شرعی قادیانی کے بھائی بھارت میں انگریز حکومت کے ایک اعلیٰ عہدے پر فائز تھے یعنی سی آئی آئی کے افسر اعلیٰ تھے انہی کے ذریعے شرعی قادیانی انگریزوں کو مسلمانوں کی خبری کرتے تھے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریشمی رو مال تحریک کے حوالے سے "یہ انکا کمر کے ایک عہدی نے اعلیٰ تھی اور یہ عہدی شرعی قادیانی تھے۔"

جہاں "سپاہ صحابہ" کے نام سے علماء دیوبند کی ایک تنظیمیں عربوں پر "شیعہ کافر" لکھتی ہے، حکومت نے بھی اسے دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے، تمام شیعوں کو کافر قرار دینے والی اس دیوبندی تنظیم کے خرمی رہنما جناب رشید احمد تنکوی کو "مطالعہ اکل" لکھا گیا جاتا ہے وہ اپنے قادیانی رشید یہ میں لکھتے ہیں:

"جو شخص مسیحیہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے (کافر قرار دے) وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد عانا حرام ہے، اور وہ اپنے اس کبر و (بڑے گناہ) کے سبب سنت و رسالت سے خارج نہ ہوگا۔" (قادیانی رشید یہ، ص ۱۳۱، مطبوعہ دہلی) اس فتوے میں واضح ہے کہ کسی مسیحی کو کافر قرار دینے والا شخص خود مسیحی ہی رہے گا اس فتوے پر سپاہ صحابہ خود اپنے تنکوی صاحب کو کچھ نہیں

کہتے بلکہ انہیں غوث اعظم اور جانتے کیا کیا مانتے لکھتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

علمائے دیوبند کی تحریکوں، مجاہدوں اور قزاقوں میں نہیں بلکہ ان کے قول و فعل میں ہر سطح پر روزنی اور تضاد واضح نظر آتا ہے ان روزنی اور تضاد کے واضح نتائج میں یہ ثبوت بھی موجود ہیں۔ جس کام یا چیز کو یہ حرام نہ جاننا لکھتے کہتے ہیں خود اس کے حائل اور خورک ہیں۔ ایصالِ ثواب کے لیے سونم و جہلم کو جندوں کی رہائش اور نہ جاننا کہتے ہیں اور خود یہ آقاخانوں تک کے لیے سفارت کی دعا کرتے اور ان کے سونم اور جہلم میں بھی جاتے ہیں۔ ان کے بنائے جئے حرام اور کفر کہتے ہیں اچھوٹے وی کرتے ہیں اور چھوٹے جس کو حرام اور کفر کہتے ہیں ان کے بنائے اس کو جائز اور ثواب ثابت کرتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے میری کتاب "سلیدہ سیاد" ملاحظہ فرمائیں)۔

اور اب آپ ان ہی اربعہ بندیوں کی گزریں ان کے مختلف اقتباسات ملاحظہ فرمائیں مگر اس سے پہلے جھوٹ کے حوالے سے کچھ اور شہادت پیش ہیں تاکہ واضح ہو کہ خود اپنی کتابوں میں یہ اعادہ لکھ کر بھی یہودی جھوٹ سے کتنی رطبت رکھتے ہیں۔

یہ صفیر کے مشہور عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے فرزند حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر مزین فی میں لکھا ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی بارگاہ بے کس بناء میں حاضر ہوا اور عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ" کچھ میں چارہ نہ پاتاؤں ہیں۔ پہلی یہ کہ نہ کار ہوں، دوسری یہ کہ چوری کرتا ہوں، تیسری یہ کہ شراب پیتا ہوں اور چوتھی یہ کہ جھوٹ بولتا ہوں ان چاروں برائیوں میں سے جس ایک برائی کو آپ فرمائیں، میں آپ کی خاطر اسے چھوڑ دوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اس شخص نے پکا وعدہ کر لیا کہ اب جھوٹ نہیں بولوں گا۔ دن گزارا، رات شروع ہوئی تو اس کا پیچھا کہ شراب سے شغل کرے اور پھر حرام کاری کرے تو خیال آیا کہ صبح جب رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور سرکار ﷺ پوچھیں گے کہ رات تم نے شراب پی کر بدکاری کی تو کیا جواب دہں گا اگر ہاں کہیں گا تو شراب اور حرام کاری کی سزا کا مستحق ہو چکاں گا۔ اگر نہیں کہوں گا (یعنی انکار کروں گا) تو جھوٹ ہو گا اور وعدہ کر چکا ہوں کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ یہ سوچ کر وہ دونوں برائیوں سے باز رہا۔ جب رات کا خاصا حصہ گزر گیا تو چوری کے ارادے سے گھر سے نکلتا چارہ تو پھر خیال آیا کہ نبی پاک ﷺ کے سامنے اقرار کروں گا تو ہاتھ کٹے گا

اور جھوٹ کہوں گا تو بعدِ خلافی ہوگی اس خیال کے آتے ہی چوری کے جرم سے بھی وہ باز رہا۔  
 ہوتے ہی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بے تباہ و برباد عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک  
 و سلم آپ نے مجھ سے جھوٹ کیا چھڑا یا نہ چھڑا؟ دوسری تمام ذریعہ خصلتیں بھی چھوٹ گئیں۔ نبی  
 پاک ﷺ اس کی اس بات سے خوش ہوئے۔

نورالامام مالک میں صفوں میں شہید بنی سے مرسل روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول  
 اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا مسلمان کا سر بھی ہو سکتا ہے۔ "نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ہاں  
 ہو سکتا ہے۔ پھر عرض کی گئی کہ کیا ٹھٹھیں بھی ہو سکتی ہیں۔ "فرمایا ہاں ہو سکتی ہیں پھر پوچھا کہ کیا  
 جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ "نبی پاک ﷺ نے فرمایا نہیں ہو سکتا۔

جناب سید سلیمان ندوی سیرۃ النبی (ﷺ) جلد ششم میں لکھتے ہیں حضرت عبد اللہ بن  
 عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
 عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) بلا جنت میں لے جانے والا کام کیا ہے۔ "فرمایا جی ہاں، جب اللہ  
 کی برکت ہے تو جہنمی کا کام کرتا ہے اور جہنمی کا کام کرتا ہے وہ ایمان سے بھر جاتا ہے اور تو ایمان  
 سے بھر جاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اس نے پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) اور زنا میں لے  
 جانے والا کام کیا ہے۔ "فرمایا جھوٹ بولنا، جب اللہ جھوٹ بولے گا تو کھاد کے کام کرے گا  
 اور جب کھاد کے کام کرے گا تو کھڑکڑ کرے گا اور جو کھڑکڑے گا اور زنا میں جائے گا۔ (مسند احمد  
 اول، ص ۶۷۶، مصرعہ ۵۵۵)

جناب سلیمان ندوی اپنی اسی کتاب کے ص ۷۷۶ پر لکھتے ہیں: "اسلام کے لغت کا  
 طے ترین لفظ "لعنت" ہے لعنت کے معنی ستم، تباہی کی رحمت سے دوری اور محرومی کے ہیں  
 قرآن پاک میں اس کا مستحق شیطان بتایا گیا ہے جس کے بعد یہود و مسلمانوں اور منافقوں  
 کو اس کی وعید سنائی گئی ہے، لیکن کسی مومن کو کذب (جھوٹ) کے سوا اس کے کسی فعل کی بناء پر  
 لعنت سے یاد نہیں کیا گیا۔"

اس مختصر تفصیل سے معلوم ہوا کہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے، جو جھوٹ بولتا ہے وہ  
 اپنے مسلمان ہونے کی نفی کرتا ہے، جھوٹ اور زنا میں لے جاتا ہے اور جھوٹ وہ فعلی قبیح (بڑا



کام) ہے جو لغت کا مستحق نہ ہے۔ ملائے دیوبندی کی تحریروں سے یہ جانتے کے بعد انہی کی مستند کتابوں سے کچھ اقتباس ملائے گئے ہیں۔ کارٹیں ان دیوبندیوں کی مستند تحریروں میں سے ہیں جو خود ہی فیصلہ کر لیں کہ جھوٹ اور منافقت ان دیوبندیوں کو کس قدر مرغوب و محبوب ہے۔

۲۰ درجہ ۱۱: کتاب کا دوسرا نام حکایات علیہ ہے، جناب "مشرقی قانونی اس کے مرتب کرنے والے ہیں اس کے میں ۲۸۸ پر کتاب رشید احمد ننگوی کا یہ اثر اور نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ "میں اس پر شک کرتا ہوں۔"

جامعہ رشیدیہ سہیلی کے مالک اور "ارشید احمد" دارالعلوم دیوبند "مادر فوری" مارچ ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس کے میں ۱۳ پر دارالعلوم دیوبند کے اس وقت کے محکمہ جناب قاری محمد طیب قاسمی کی تحریر بعنوان "الہامی مدرسہ" ہے۔ لکھتے ہیں "یہ مدرسہ ۱۱ الہامی طیب قائم کیا گیا ہے۔ وہ الہامات طیب جس کے تحت ۱۰ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء میں اس ادارے کا آغاز کیا گیا۔ اور تاریخ دارالعلوم دیوبند مطبوعہ کراچی کے میں ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ "۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو دارالعلوم کی بنیاد رکھی گئی۔" "ارشید کے میں ۱۵۰ پر جناب محمد عارف فوری لکھتے ہیں "محمد قاسم نانوتوی نے ۱۲۸۳ھ ایک دینی علمی مرکز کی بنیاد رکھی جو آج دارالعلوم اور جامعہ قاسمیہ کے نام سے مشہور و شائع ہے۔"

تاریخ دارالعلوم دیوبند معتمد سید محبوب رضوی مطبوعہ دیوبند کے میں ۱۵۵ پر ہے "۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو شیخ شہباز چغتائی کی قیادت میں مسجد کے کچھ مکتب میں انار کے ایک چھوٹے سے دوست کے مکان میں نہایت سادگی کے ساتھ کسی دینی تقریب یا نمائش کے بغیر دارالعلوم کا افتتاح عمل میں آیا۔"

ارشید کے میں ۱۳۲ پر جناب "مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں

"چنانچہ مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو نہایت سادگی کے ساتھ اس عظیم دینی درس گاہ کا آغاز کیا گیا۔" میں ۲۱۰ پر ہے "دارالعلوم کا قیام ۱۲۸۳ھ میں ہوا۔" میں ۲۸۲ پر ہے "دارالعلوم دیوبند قدرت ربانی کا ایک "الہامی شہ کار ہے اس کی رحمت کا ایک چھینٹا جب سرزمین دیوبند پر پڑا تو اس خدا رشتی پر قال اللہ و قال الرسول کے وہ انوار

برسے کہ ۱۵ محرم ۱۲۸۲ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۸ء سے آج ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء جس کو ہجری حساب سے ایک سو دس سال کا عرصہ ہو چکا ہے، اس کی تقیلات اور بکات تمام دیار اسلام پر نازل ہو رہی ہیں۔ انظر شاہ شہیدی فرماتے ہیں: ”یوحیہ کا وجود قدرت کا ایک عظیم لطیفہ ہے۔“ (ابلاغ الہامی الجہ ۸۸ ص ۳۸)

تذاریع بندہ یوں کی تقریباً ہر کتاب میں جناب محمد قاسم نانوتوی کو درالعلوم، یوحیہ کا پانی کھسا گیا ہے۔ ان اقتباسات سے معلوم ہوا کہ ملائے ”یوحیہ“ کے مطابق ان کا دارالعلوم، یوحیہ، ہند، اللہ کا مدرسہ ہے، الہامی مدرسہ ہے، انہیں طہارات کے تحت اس کا آغاز ہوا، قیام کی تاریخ میں اختلاف ہے اس کی تقیلات و بکات بھی ہیں جو نازل ہو رہی ہیں۔ اور اس کے پانی محمد قاسم نانوتوی ہیں۔  
 یاد نامہ ابلاغ: کہ اپنی الہامی الجہ ۸۸ ص ۳۸ کے شمارے میں مئی ۱۹۸۸ء پر جناب انظر شاہ شہیدی کی کا بیان ہے

”میں اپنے علم و صلاح کی بنیاد پر اتنا ضرر عرض کروں گا کہ جو روح ہند حضرت حامی عابد حسین العلوم کی زیر تربیت میں رہا تھا وہ یقیناً اس روح ہند سے مختلف ہوتا۔“ اور حاشیہ میں لکھتے ہیں: ”مجھے کے لیے صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ جامعہ کی مسجد جہاں سے دارالعلوم کی ابتدا ہوئی ہے، حضرت حامی صاحب مرحوم کی نشست گا وہی مسجد کی محراب ہے۔ اس مسجد میں ”مضان المبارک“ کے چاروں مہینوں میں اب تک میاں، حضرت حامی صاحب کی یادگار میں جاری ہے۔“  
 ”احوال و آثار و باقیات و متعلقات محمد قاسم نانوتوی“ میں کتاب ”حالات مولوی محمد قاسم صاحب“ کا کھل مشن شائع کیا گیا ہے، نو بار لکھنؤ راشد کانہ صلیبی کی مروجہ یہ کتاب مکتبہ سید احمد اردو بازار لاہور سے طبع ہوئی ہے اس کے م ۳۰۶ ہے۔

”وہی زمانہ تھا کہ بنا مدرسہ و یوحیہ کی چڑی مولوی فضل الرحمن اور مولوی ذوالفقار علی صاحب اور حامی محمد عابد صاحب نے یہ تجویز کی کہ ایک مدرسہ روح ہند میں قائم کریں، مدرسہ کے لیے تنخواہ چند روپے تجویز ہوئے اور چند شروع ہوئے چند ہی روز گزرے کہ چند کو افزونی ہوئی اور مدرسہ بڑھانے لگے اور مکتب فارسی اور حافظہ قرآن مندرج ہوئے اور کتب خانہ جمع ہوا، مولوی محمد قاسم صاحب شروع مدرسہ میں روح ہند آئے اور پھر یہ طریق اس مدرسہ کے سرچست ہوئے۔“









1.  $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

$$\frac{1}{2} \left( \frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$

۱۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۲۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۳۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۴۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۵۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۶۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۷۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۸۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۹۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔  
 ۱۰۔ یہ کہ یہ سب کچھ ہے جو کہ اس نے کیا ہے۔

[illegible]

ماہنامہ "پاکستان" کے مدیران نے اس بارے میں ایک بیان جاری کیا ہے۔

تم تو جاہل تھے کہ ۳۳۳ عیسوی کے قتل سے پہلے ہی میں نے یہ کتاب لکھی تھی۔  
 ظہیر، انکے ہوں "مقدس" کے نام سے کتابیں شائع کر رہا تھا۔ فارسی کے  
 تصور کیا کہ وہ ایک نوجوان تھے۔ میں نے تو ان کے پاس سے "مقدس" کو لے لیا تھا۔  
 نے اس کے ساتھ ساتھ "مقدس" کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی تھی۔  
 جس "مقدس" کے نام سے وہ کتاب لکھی ہوگی۔ "مقدس" کے نام سے لکھی گئی تھی۔  
 یہ لکھتے ہوئے میں نے یہ "مقدس" کے نام سے لکھی تھی۔ (میں نے) اسی کتاب کے نام  
 سے "مقدس" کے نام سے لکھی تھی۔ "مقدس" کے نام سے لکھی تھی۔ "مقدس" کے نام سے لکھی تھی۔



انصاف کی بھی رو۔ میں نے تو صاحب نام صاحب کو جس قدر بددعا طلب بہر حضرت حاجی  
 حامد حسین سے۔ میں نے انھوں سے کہہ دیا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو سنا کر محمد یعقوب  
 صاحب سے ملنا۔ انھوں نے ۲۵ مارچ ۱۹۶۹ء کو میری مجلس میں ملنے کی بات کی اور کہا کہ میں  
 برواظہر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی  
 طرف توجہ نہ دے۔ میں نے کہا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی

ایک بار انھوں نے کہا کہ تو صاحب سے بھیج دے اور پھر وہ اپنے گواہ مقرر کی  
 تھی کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 حاجی صاحب سے کہا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 بھی انھوں نے کہا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 پھر وہ اپنے گواہ مقرر کی تھی کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 انھوں نے کہا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 بھی یہ کہہ دیا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 سے کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 سے کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے

حضرت حاجی کے خوب سے میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 کے سلسلے میں تجویز کی اور انھوں نے کہا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 طالب علم کو علم شریف دیا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 درس دیا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے  
 ۱۹۶۹ء میں شاہ بنی قی

رطلہ بن محمد سے متعلقہ امور۔ علویاں میں ان کے ساتھ سید القاسم  
 سید القاسم سے ملنے کے لیے تھیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ان سے ملنے کی بات کہی تھی کہ وہ میری بددعا کی طرف توجہ نہ دے۔ میں نے



[illegible][illegible][illegible]

۱۶۔ سید القادر حسین نے کہا کہ ”میر کا نظم عدد ۹ کے آگے سے آتا ہے یا نہ“  
 ۱۷۔ قادیان صاحب فرما رہا ہیں کہ کیا یہ تمام کے وقت میں ہو چکی ہے؟ ۱۸۔ مولانا صاحب مدنی  
 کا جواب ملا کہ ”جی ہاں“

[illegible]





[illegible][illegible]





[illegible][illegible]

[illegible]

١٠٠

§ 117a. 1-1-04

[illegible]
$$\leq \frac{1}{2} \sum_{i=1}^n \frac{1}{\lambda_i} \left( \frac{1}{\lambda_i} \right)^2$$

کیا نہیں تھا کہ میں نے مجھے رہا ہوں  
 مجھ سے تیرے لیے میں نے مجھے رہا ہوں  
 سزا ہو یا نہیں ہے نصیب ہوتی ہوگی  
 میں نے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں  
 مجھے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں  
 میں نے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں  
 میں نے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں  
 میں نے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں  
 میں نے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں  
 میں نے تیرے لیے سزا میں نے مجھے رہا ہوں

۱۔ ہمارے پاس کئی تہذیبوں کے ساتھ ساتھ کئی مذہب بھی ہیں۔  
 ۲۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔  
 ۳۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔  
 ۴۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔  
 ۵۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔  
 ۶۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔  
 ۷۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔  
 ۸۔ ہمارے پاس کئی مذہب ہیں۔

(۱) در صورتی که یک طرف از معامله را بطلان دهد، طرف دیگر باید خسارت وارده را جبران کند.

[illegible]

ہر حال میں اس سے بڑھ کر یہ کہ یہ کتاب ایک حیرت انگیز  
بیان ہے۔ اس کتاب کے بارے میں یہ کہیں کہیں جڑی جڑی  
ان پڑھوں عام مہربان سے دو عالم عیب سے تعلق ہوتا ہے۔ یہی میں نے اس بار کے  
غیب عوالم میں "سماں و سر" کے تحت (پیش رو) میں دیکھا ہے۔

[illegible]



۹۔ یہاں سے کہ یہاں تک رتبہ جوئی سے ہے اور یہاں سے کہ یہاں تک رتبہ جوئی سے ہے۔

۱۵) اگر ۱۳۸۹ء کی تہہ ۲۱ جولائی ۱۹۷۰ء سے پہلے قیام رکھنے والوں یا

[illegible][illegible]

سورہ ۱۰۱ میں : ..... میں : ۱۶۹

[illegible]



۱۔ حقیر نے اٹالیا کی طرف سے ۳۴ مہینے کے عظیم جوش و خروش سے اپنے یہاں پر حملہ کیا جس میں ۱۰۵ لاکھ  
 ۲۔ جناب محمد قمر علی صاحب نے چار سالوں کے بعد دوبارہ تاج محل میں داخل ہوئے اور ان کا یہ سرباز  
 ۳۔ ان کے ساتھ ہیں کہ وہیں سے بھی

[illegible][illegible][illegible]

ایک شخص جھٹے سے لے کر پانی کے پائالوں تک ہر شے سے متعلق رہا ہے۔  
 کہ میں (خود تعریف) جیسی چیز سے لے کر پانی کے پائالوں تک ہر شے سے متعلق رہا ہے۔

[illegible]

پرنال چہ گئی انوکھی صاحب نے جتنی بھیجیں گے اتنی ہی رہیں جو کوئی سے جان  
 بیاو لکھنا اسکی آٹھ گھنٹہ میں یا گئے سوائی سو جاتا ہے بعد ہر دو گھنٹہ (معاذ اللہ)  
 ساتیاں سے گئی ہوئے۔ رومس کی اہم علی سطح لکھتے وقت سد  
 لا اسلام بمصریتہ

صاحب رات کو جاتے ہیں۔ صبح ۵ بجے۔ یہاں سے حد ۵۰  
 ٹولہ جاکر سوائی پہنچے۔ رومس کی گائیڈ کے ساتھ تھیں۔ یہ انور شاہ شیشی۔ ند  
 تعالیٰ و بڑے میاں اور صاحب ہیں۔ (معاذ اللہ)

(۱۳۴۳ھ - ۱۳۴۴ھ) طوطی و انور شاہ بدلی بیٹے جو خانہ  
 اپنی صاحب خانہ کے ساتھ تھیں۔ رومس کی گائیڈ کے ساتھ تھیں۔ یہ صاحب  
 تعالیٰ و بڑے میاں اور صاحب ہیں۔ (۱۳۴۴ھ - ۱۳۴۵ھ) قاضی

لکھتے ہیں "رومس صاحب کے ساتھ تھیں۔ طوطی و انور شاہ بدلی  
 کے گھوڑے تھے۔ یہ تھے۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ (۱۳۴۵ھ - ۱۳۴۶ھ) قاضی

۱۳۴۶ھ گیلانی صاحب لکھتے ہیں۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ (۱۳۴۶ھ - ۱۳۴۷ھ) قاضی

لکھتے ہیں۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ رومس کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب  
 کے ساتھ تھے۔ یہ صاحب کے ساتھ تھے۔ (۱۳۴۷ھ - ۱۳۴۸ھ) قاضی



[illegible]

یہ دراصل حالتِ عجز و خوارگی کی ہے۔ یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
کا احوال معلوم ہو۔ یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
میں سے جس طرح جس طرح اس سے پہلے

یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
کام نہ ہو۔ یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
کہ اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
(۵۴۲۵۳)

یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے

یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے  
یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے

یہ حالت تو اس کے لئے ہے کہ جس طرح جس طرح اس سے پہلے





طریقہ سے ملے گی جاننا کہ کیا یہ سچ ہے یا نہیں۔ اگر سچ ہے تو اس کے خلاف  
کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر نہیں ہے تو اس کے خلاف کچھ کر سکتے ہیں۔

[illegible]

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

[illegible]

[illegible]



نہیں وقت دیجی بعد یوں ہر ++ میں سے شہر کے قریب

۴۔ بعد کے قحطی کے "خبر" میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ "حکومت نے ۱۹۹۱ء

۳۔ یہی منہ کام میں آ کر رہے ہیں۔

$$2 \times 10^6 \text{ } ^{235}\text{U} \text{ atoms} = 2 \times 10^6 \times 235 \text{ g} = 470,000 \text{ g}$$

١٤٠٠ هـ : من جملة ما تم من أعماله في هذا العام

$$(1 + \frac{1}{n})^n = e$$

3. یوں تو ————— ہے کہ یہ سب کچھ ————— ہے۔

کتابخانه عمومی و اطلاع رسانی

997-1000 11-12-13-14

... ..

2. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

6. *Journal of the American Statistical Association*, 1994, 89, 1039-1048.

5. 1994年12月15日，在《人民日报》发表署名文章《论社会主义市场经济体制下的企业改革》，指出：“在社会主义市场经济体制下，企业是自主经营、自负盈亏、自我发展、自我约束的法人实体和市场竞争主体。企业必须成为真正的市场主体，才能发挥其应有的作用。企业改革的核心是建立现代企业制度，即产权清晰、权责明确、政企分开、管理科学的企业制度。这是市场经济体制下企业发展的唯一方向。”

[illegible]

1. 1990年12月15日，在《人民日报》发表署名文章《中国要警惕“新左派”的泛滥》，指出“新左派”泛滥的根源是“中国改革不彻底，经济不发达，社会不进步，政治不民主，文化不繁荣，教育不普及，科技不发达，人才不济济，国力不强，国际地位不高，等等”。

1.  $\frac{1}{2}$  2.  $\frac{1}{3}$  3.  $\frac{1}{4}$  4.  $\frac{1}{5}$  5.  $\frac{1}{6}$  6.  $\frac{1}{7}$  7.  $\frac{1}{8}$  8.  $\frac{1}{9}$  9.  $\frac{1}{10}$  10.  $\frac{1}{11}$  11.  $\frac{1}{12}$  12.  $\frac{1}{13}$  13.  $\frac{1}{14}$  14.  $\frac{1}{15}$  15.  $\frac{1}{16}$  16.  $\frac{1}{17}$  17.  $\frac{1}{18}$  18.  $\frac{1}{19}$  19.  $\frac{1}{20}$  20.  $\frac{1}{21}$  21.  $\frac{1}{22}$  22.  $\frac{1}{23}$  23.  $\frac{1}{24}$  24.  $\frac{1}{25}$  25.  $\frac{1}{26}$  26.  $\frac{1}{27}$  27.  $\frac{1}{28}$  28.  $\frac{1}{29}$  29.  $\frac{1}{30}$  30.  $\frac{1}{31}$  31.  $\frac{1}{32}$  32.  $\frac{1}{33}$  33.  $\frac{1}{34}$  34.  $\frac{1}{35}$  35.  $\frac{1}{36}$  36.  $\frac{1}{37}$  37.  $\frac{1}{38}$  38.  $\frac{1}{39}$  39.  $\frac{1}{40}$  40.  $\frac{1}{41}$  41.  $\frac{1}{42}$  42.  $\frac{1}{43}$  43.  $\frac{1}{44}$  44.  $\frac{1}{45}$  45.  $\frac{1}{46}$  46.  $\frac{1}{47}$  47.  $\frac{1}{48}$  48.  $\frac{1}{49}$  49.  $\frac{1}{50}$  50.  $\frac{1}{51}$  51.  $\frac{1}{52}$  52.  $\frac{1}{53}$  53.  $\frac{1}{54}$  54.  $\frac{1}{55}$  55.  $\frac{1}{56}$  56.  $\frac{1}{57}$  57.  $\frac{1}{58}$  58.  $\frac{1}{59}$  59.  $\frac{1}{60}$  60.  $\frac{1}{61}$  61.  $\frac{1}{62}$  62.  $\frac{1}{63}$  63.  $\frac{1}{64}$  64.  $\frac{1}{65}$  65.  $\frac{1}{66}$  66.  $\frac{1}{67}$  67.  $\frac{1}{68}$  68.  $\frac{1}{69}$  69.  $\frac{1}{70}$  70.  $\frac{1}{71}$  71.  $\frac{1}{72}$  72.  $\frac{1}{73}$  73.  $\frac{1}{74}$  74.  $\frac{1}{75}$  75.  $\frac{1}{76}$  76.  $\frac{1}{77}$  77.  $\frac{1}{78}$  78.  $\frac{1}{79}$  79.  $\frac{1}{80}$  80.  $\frac{1}{81}$  81.  $\frac{1}{82}$  82.  $\frac{1}{83}$  83.  $\frac{1}{84}$  84.  $\frac{1}{85}$  85.  $\frac{1}{86}$  86.  $\frac{1}{87}$  87.  $\frac{1}{88}$  88.  $\frac{1}{89}$  89.  $\frac{1}{90}$  90.  $\frac{1}{91}$  91.  $\frac{1}{92}$  92.  $\frac{1}{93}$  93.  $\frac{1}{94}$  94.  $\frac{1}{95}$  95.  $\frac{1}{96}$  96.  $\frac{1}{97}$  97.  $\frac{1}{98}$  98.  $\frac{1}{99}$  99.  $\frac{1}{100}$  100.  $\frac{1}{101}$  101.  $\frac{1}{102}$  102.  $\frac{1}{103}$  103.  $\frac{1}{104}$  104.  $\frac{1}{105}$  105.  $\frac{1}{106}$  106.  $\frac{1}{107}$  107.  $\frac{1}{108}$  108.  $\frac{1}{109}$  109.  $\frac{1}{110}$  110.  $\frac{1}{111}$  111.  $\frac{1}{112}$  112.  $\frac{1}{113}$  113.  $\frac{1}{114}$  114.  $\frac{1}{115}$  115.  $\frac{1}{116}$  116.  $\frac{1}{117}$  117.  $\frac{1}{118}$  118.  $\frac{1}{119}$  119.  $\frac{1}{120}$  120.  $\frac{1}{121}$  121.  $\frac{1}{122}$  122.  $\frac{1}{123}$  123.  $\frac{1}{124}$  124.  $\frac{1}{125}$  125.  $\frac{1}{126}$  126.  $\frac{1}{127}$  127.  $\frac{1}{128}$  128.  $\frac{1}{129}$  129.  $\frac{1}{130}$  130.  $\frac{1}{131}$  131.  $\frac{1}{132}$  132.  $\frac{1}{133}$  133.  $\frac{1}{134}$  134.  $\frac{1}{135}$  135.  $\frac{1}{136}$  136.  $\frac{1}{137}$  137.  $\frac{1}{138}$  138.  $\frac{1}{139}$  139.  $\frac{1}{140}$  140.  $\frac{1}{141}$  141.  $\frac{1}{142}$  142.  $\frac{1}{143}$  143.  $\frac{1}{144}$  144.  $\frac{1}{145}$  145.  $\frac{1}{146}$  146.  $\frac{1}{147}$  147.  $\frac{1}{148}$  148.  $\frac{1}{149}$  149.  $\frac{1}{150}$  150.  $\frac{1}{151}$  151.  $\frac{1}{152}$  152.  $\frac{1}{153}$  153.  $\frac{1}{154}$  154.  $\frac{1}{155}$  155.  $\frac{1}{156}$  156.  $\frac{1}{157}$  157.  $\frac{1}{158}$  158.  $\frac{1}{159}$  159.  $\frac{1}{160}$  160.  $\frac{1}{161}$  161.  $\frac{1}{162}$  162.  $\frac{1}{163}$  163.  $\frac{1}{164}$  164.  $\frac{1}{165}$  165.  $\frac{1}{166}$  166.  $\frac{1}{167}$  167.  $\frac{1}{168}$  168.  $\frac{1}{169}$  169.  $\frac{1}{170}$  170.  $\frac{1}{171}$  171.  $\frac{1}{172}$  172.  $\frac{1}{173}$  173.  $\frac{1}{174}$  174.  $\frac{1}{175}$  175.  $\frac{1}{176}$  176.  $\frac{1}{177}$  177.  $\frac{1}{178}$  178.  $\frac{1}{179}$  179.  $\frac{1}{180}$  180.  $\frac{1}{181}$  181.  $\frac{1}{182}$  182.  $\frac{1}{183}$  183.  $\frac{1}{184}$  184.  $\frac{1}{185}$  185.  $\frac{1}{186}$  186.  $\frac{1}{187}$  187.  $\frac{1}{188}$  188.  $\frac{1}{189}$  189.  $\frac{1}{190}$  190.  $\frac{1}{191}$  191.  $\frac{1}{192}$  192.  $\frac{1}{193}$  193.  $\frac{1}{194}$  194.  $\frac{1}{195}$  195.  $\frac{1}{196}$  196.  $\frac{1}{197}$  197.  $\frac{1}{198}$  198.  $\frac{1}{199}$  199.  $\frac{1}{200}$  200.  $\frac{1}{201}$  201.  $\frac{1}{202}$  202.  $\frac{1}{203}$  203.  $\frac{1}{204}$  204.  $\frac{1}{205}$  205.  $\frac{1}{206}$  206.  $\frac{1}{207}$  207.  $\frac{1}{208}$  208.  $\frac{1}{209}$  209.  $\frac{1}{210}$  210.  $\frac{1}{211}$  211.  $\frac{1}{212}$  212.  $\frac{1}{213}$  213.  $\frac{1}{214}$  214.  $\frac{1}{215}$  215.  $\frac{1}{216}$  216.  $\frac{1}{217}$  217.  $\frac{1}{218}$  218.  $\frac{1}{219}$  219.  $\frac{1}{220}$  220.  $\frac{1}{221}$  221.  $\frac{1}{222}$  222.  $\frac{1}{223}$  223.  $\frac{1}{224}$  224.  $\frac{1}{225}$  225.  $\frac{1}{226}$  226.  $\frac{1}{227}$  227.  $\frac{1}{228}$  228.  $\frac{1}{229}$  229.  $\frac{1}{230}$  230.  $\frac{1}{231}$  231.  $\frac{1}{232}$  232.  $\frac{1}{233}$  233.  $\frac{1}{234}$  234.  $\frac{1}{235}$  235.  $\frac{1}{236}$  236.  $\frac{1}{237}$  237.  $\frac{1}{238}$  238.  $\frac{1}{239}$  239.  $\frac{1}{240}$  240.

۱۹۹۷ء میں پاکستان کی آمد

الماء في البحر والبر والبحر والبر والبحر والبر والبحر

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

٢٠٠٠

کی ہے جتنا ہے ظفر علی سے ملنا تو ۔

کاپیوں کے تحفہ پر اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:

تختہ جوں ہی ہے، میرے گھر میں یہ یہ ہے۔

( ۹۴ )

۱۰ منہ جتان توں تہہ ٹر توں دے جو سسواں جیہہ دوسری چرچی مسطوراں ۱۹۱۵ء عظیم  
۱۱ منہ ۱۹۱۵ء وچ دوسری مسطوراں ۱۹۱۵ء عظیم ۱۹۱۵ء عظیم ۱۹۱۵ء عظیم  
۱۲ منہ ۱۹۱۵ء عظیم ۱۹۱۵ء عظیم ۱۹۱۵ء عظیم ۱۹۱۵ء عظیم

[illegible]

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

چہ خوش دیرے بنا کو رہے

پسند ہوئی اے

تو یہ دیرے ہوئے شمس ہا پیشہ

۳ کیا حالت سے پیشہ کرے نہ علی بن ابی طالب

سب سے بڑے ہیں جو یہ کتاب آید

کادگی کی نہ ہو یہاں ہا

تو سے حالت میں ہا

ہا

ہا

۴ جس کے بعد ہی سے جی نہ ہو ہا

ہا

ہا

ہا

ہا

۹۷ ہا

تو یہ ہا

تو یہ ہا

ہا

ہا

ہا

ہا

ہا

ہا

ہا

۵ ہا



افغان سے کیا گیا کہ سب سے پہلے مقررہ رقم سے (تقریباً چھ پانچ سو روپے) ۱۳۴۳

۶ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

دوسرے سے ملے گئے تھے۔

۱۱

پانچ سو روپے

۱۲ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۳ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۴ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۵ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۶ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۷ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۸ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۱۹ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۰ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۱ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۲ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۳ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۴ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۵ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۶ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۷ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۸ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

۲۹ فی کے تھیں یہاں سے ملے گئے تھے۔

و ملات ہاں و جاں سے لقا تھے  
 وہ محبوب خدا و مصیبت تھے  
 مگر ہیں آپ گاندھی جی کے جیسے  
 وہ طالب آپ کے آپ جن کے مطلب "

۱۴۔ اکثر اعلیٰ صاحب قنوی لکھتے ہیں۔

"حضرت مولانا محمد حسن صاحب دہلوی صاحب  
 ایک سولہ برس تھے اور بعض مسلمان لیڈر بھی موجود تھے۔ جس وقت حضرت مولانا کا  
 سوار ہوا تو ایک دم اندکیر کا غورہ بلند ہوا۔ اس کے بعد گاندھی جی کی سی۔ مولانا کو  
 حسن کی سی۔ کے غورے بلند ہوئے۔" (۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۷ء)

غورہ کبیر کے بعد غورہ، سات کو ترک کئے والے اپنی چارچخ اور اپنی قوم کا چہرہ  
 دکھائیں۔

کوئی قادیانی ہے کوئی سپردہ  
 مرا نظر ہے کہ میں گاندھی ہوں

۱۵۔ ان علاقے دہلی میں سے جناب شیخ احمد عثمانی نے ضرور قائد اعظم کا ساتھ دیا جس جرم کی  
 پاداش میں اس کا جو مشر بہ غورہ ان کی زبان قلم سے صادر ہوا۔

"دارالعلوم دیوبند کے علماء نے جو گندی کالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون  
 ہمارے متعلق چھپائے کیے ہیں ان میں ہمیں جو جیل تک کہا گیا اور انکارا جتاڑا  
 لگا گیا۔ دارالعلوم کے علماء نے میرے قتل تک کے صلب افشائے اور وہ فحش اور  
 گندے مضامین میرے جنازے میں پیچھے کے اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر  
 چ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں گی۔ کیا آپ (علاء دہلی) میں  
 سے کسی نے مجھے اس پر ملامت کا کوئی جملہ کہا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے لوگ  
 ان کیدہ حرکات پر قہقہے دیتے تھے۔ (میکلرہ السند، ص ۱۴۱)

۱۱۔ دوج بند کے علماء، طلباء، علماء و محرم شالہ میں جناب عبدالعزیز دریا آبادی (دوج بندی) مدبر "صدق" کا حقیقت افروز ہیں۔

"دریا آباد" فرجی، آج پاروں ہوئے اس قصبہ پر کانگریسی خیال کے مسلمانوں کا جھانڈا ہے۔ دوج بند کے علماء کا ایک دستہ آیا جاتا ہے اور اپنے مسلک کی تبلیغ یا کوشش تبلیغ میں مصروف ہے۔ اس میں اختلاف نہیں دکھائی دیتا ہے کہ ہر طریقہ یہی کرنا یا کرنا چاہتا ہے لیکن ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ کام مسلمانوں کے اندر کرتا ہے لیکن تعلیمات پر کام مسلمانوں سے کرتا ہے جو کہ ہے ہر قسم کی غیر مسلم آبادی سے کرتا ہے جو کہ ہے۔ قیام میں کا محرم شالہ میں۔ جہاں کہ قصبہ میں ایک ٹکس اور انہیں مسلمانوں کی صورت میں۔ ان کا رہنا ہے۔ چنانچہ پھر یہ کھانا چہا۔ تمام دوج بندوں کے ساتھ انہیں کے درمیان اور انہیں کا کام ہے یہ کہ ان سطور کے راقم کو جب انہیں نے سرفراز کیا تو یہی دوج بندوں کی کے ساتھ میں یہاں تک کہ ایک مسلمان صاحب تو ایک ہے اور اس کے بعد دوج بندوں کی تعداد میں گویا توحید کویت کے لئے میں۔ ۲۱ (فریک پاکستان میں ۱۵۰)

۲۲۔ جناب قمر علی خاں نے فرمایا تھا۔

چاہا کانگریس نے ہم جنہیں دوج کا شریعت  
پند انہیں کب لیگ کا شریعت بڑا ہی ہے

(پنجاب)

۲۳۔ جب مسجد شہید گنجی کے معاملے میں اختلافات جاری تھے اندر ہی اندر سکھوں سے سارا باز کر لی گئی اس وقت جناب قمر علی خاں نے کہا تھا۔

سرکارِ ہند سے طرہ مجھ کو بھی کھل  
سکھوں نے بھاری کو جو بھلا ہے وہ شال  
خدا کے گھر کی چابی میں حصہ دار ہوئے  
یہ قلم انہوں نے کیا آپ ایڈیٹور ہیں



۲۶۔ "بھارت سے ہر سال عاتجوں کے عقد کے ساتھ اخراجی مولوی یا کانگریسی مولوی کو بھیجا جاتا ہے، جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈا کرتا ہے،" (روزنامہ گوہرستان، ۲ نومبر ۱۹۵۶ء)

۲۷۔ "جناب حفیظ الرحمن صاحب نے کہا کہ محمد ایاز صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتدا، حکومت (برطانیہ) کی جانب سے بڑا پیڑھائی، شیعہ احمد صاحب، کچھو پور، مٹا تھا پھر ملے ہو گیا۔" (مکالمہ، الصدورین ص ۹)

۲۸۔ "اگر اعلیٰ قاضی ——— ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے، ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار خرچ حکومت کی جانب سے دیے جاتے تھے۔" (مکالمہ، الصدورین ص ۹)

۲۹۔ "جناب حفیظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ نکلنے میں جمعیت اعلیٰ اسلام، حکومت (برطانیہ) کی مالی امداد اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔" (مکالمہ، الصدورین ص ۷)

باقی اقتباسات اور ان کے مزید و مذہب اور ان لوگوں کے احوال ہمارے کے لیے کتاب "تعارف غلامیہ" و "یونہد" معتمد حضرت خطیبہ عظیمہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کیجئے۔